نُورافشاں لُودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۱ — مطبوعہ ۸- اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عہ ۱۱/
اضلاع و نجات سے معہ محصول ڈاک ۔ عہ ۲/
" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ،فی کاپی ۔ عہ ۲/
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ◆

ایڈیٹوریل

خاطر جمع رکھو کہ میں دنیا پر غالب آیا ہوں "۔ یوحنا ۱۶- ۳۳ ◆

یہہ کون ہے جسکے مُنہہ سے ایسی عجیب بات نکلی ۔ جو دنیا کے شروع سے ہرگز کسی خاک کے پُتلے سے سننے میں نہ آئی ؟ کون ایسا ہوا جسنے آپ کو دنیا سے بیداغ بچا رکھا اور ہر چند اس دنیا کے سردار نے اُسکی ساری شان و شوکت اور بادشاہتیں اُسے دکھلائیں ۔ اور صرف اپنے آگے ایک لمحہ سر تسلیم خم کرنے پر سب کچھ دینے کا وعدہ کیا ۔ مگر اُس غنی دلا پرواشخص نے استغنا سے اسپر تُف نہ کیا ۔ اور اسکی ساری شان و شوکت اور دولت و حشمت کو حقیر جانا ؟ یہہ وہ **ابن آدم** تھا جسنے کہا کہ " لومڑیوں کے لئے ماندیں اور ہوا کے پرندوں کے لئے بسیرے ہیں پر ابن آدم کے لئے جگہہ نہیں جہاں وہ اپنا سر دھرے "۔ جب سے دنیا کی تاریخ شروع ہوئی بہت سے لوگوں کا ذکر جو دنیا میں نامور ہو گذرے ہیں آج تک بطور یادگار اُسکے صفحوں پر پایا جاتا ہے ۔ کہ اُنکی مانند دوسرا کوئی پیدا نہ ہوا ۔ بابل اور آسور کے شاہان ذوی الاقتدار کا صرف نام ہی نام صفحہ روزگار پر یادگار رہیگا ۔ مگر انمیں سے کب کسیکو یہہ کہنے کی جرأت ہوئی کہ " میں دنیا پر غالب آیا ہوں " مصر کے فرعون جو اس دُنیا میں بے اُمید اور بے خدا ہو کر گذر گئے ہر چند سمجھتے اور کہتے رہے " کون خداوند ہے " مگر آخر کو دُنیا اور موت کے مغلوب ہو کر ۔ نا اُمیدی اور تاریکی کے عالم میں کوچ کر گئے ۔ سکندر فتاح اعظم نے مرنے سے پہلے وصیت کی ۔ کہ میرے دونوں ہاتھ کفن سے باہر رکھکے یوں مجھے دفنانے کے لئے جانا ۔ تاکہ عوام جانیں کہ سکندر اپنے ساتھ کچھ نہیں لے چلا ۔ محمود غزنوی جب مرنے لگا اموال غنیمت کو اپنے سامنے منگوا کے بچشم حسرت اسکو دیکھکر رویا ۔ کیا ان نامور فتاحوں کے منہہ سے وم نزع یہہ الفاظ نکل سکتے تھے " ہم دنیا پر غالب آئے ہیں "؟ بڑے بڑے حکیموں اور فلاسفروں کے نام اور کام تواریخ دنیا میں ہمیں ملتے ہیں ۔ مگر یہہ دنیا اُنکے لئے ایک راز سربستہ تھا جسکا عقدہ کسی علم و حکمت سے وا نہ کرسکے ۔ اور خدا کے ہستی کے بھی اعتقاد میں اکثر بحالت تذبذب رہے ۔ اور بالآخر دُنیا اور موت کے آگے سپر ڈالدی ۔ حقیقت یہہ ہے کہ " انسان اپنا وقت بھی نہیں پہچانتا جسطرح مچھلیاں جو برے جال میں گرفتار ہوتی ہیں ۔ اور جسطرح چڑئیں پھندے میں پھنسائی جاتی ہیں ۔ اُسیطرح بنی آدم بھی بد وقتی میں جب اچانک جال انپر پڑتا ہے پھنس جاتے ہیں " واعظ ۹- ۱۲ ۔ پس کون کہہ سکتا تھا ۔ یا اب

کہہ سکتا ہے۔ کہ "میں دُنیا پر غالب آیا ہوں"۔ جب اس بات پر غور اور فکر کیا جاتا ہے۔ کہ اگرچہ خدا کی تمام مخلوقات میں جو لاکھوں اقسام کے جاندار مخلوق پائے جاتے ہیں۔ اُن سب میں ایک انسان ہی ایسا مخلوق ہے جو ابدی زندگی کی خواہشمند روح پاکے اور علم و عقل کے جوہر سے آراستہ ہوکے۔ اشرف المخلوقات کہلانے کے لایق ہے۔ لیکن دنیا میں اسکی موجودہ حالت ایسی پُر رنج و صعوبت و مبتلائے فکر و تردد نظر آتی ہے۔ کہ شاید وحوش و طیور تو کیا حشرات الارض بھی اپنی قسمت و حصہ کو اُسکے ساتھ بدل لینے پر رضامند نہ ہونگے"۔ اور یہہ حالت کیوں ہے؟ اسلئے کہ آدم دُنیا۔ اور گناہ۔ اور بہ نتیجہ اُسکے موت کا مغلوب ہوگیا۔ اور یوں وہ جو سر اور سردار تھا۔ دنیا اور گناہ کا تابعدار اور غلام بن گیا"۔ ہم اس بات کے قایل نہیں کہ کوئی انسان جو دم بھر کے لئے بھی اپنی عمر کے کسی وقت میں گناہ کا مغلوب ہوا ہو وہ آخر اپنی ذاتی لیاقت اور خاصیت کو جانچتے ہوئے کہہ سکے کہ "میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔ خود فریبی و غلطی میں مبتلا ہوکر ایسا کہہ دینا دوسری بات ہے۔ سچ تو یوں ہے کہ سارے بنی آدم اس عفریت دنیا کے آگے پچھڑ گئے۔ اور مغلوب ہوتے ہی سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہوگئے"۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے بلکہ اُن بھیڑوں کی مانند ہوگئے جنکا کوئی گڈریا نہ ہو۔ یہی پٹمس کا رویا دیکھنے والا کہتا ہے کہ "میں بہت رویا کہ کوئی (بنی آدم میں) اس لایق نہ ٹھہرا کہ کتاب کو کھولے اور پڑھے یا اُسے دیکھے۔ تب اُن بزرگوں میں سے ایک نے مجھے کہا کہ مت رو۔ دیکھ وہ ببر جو فرقہ یہوداہ سے ہے۔ اور داؤد کی اصل ہے غالب ہوا ہے۔ کہ اُس کتاب کو کھولے اور اسکی ساتوں مُہروں کو توڑے۔ اور یہہ دعوی کرنیکا مستحق ٹھہرے کہ "خاطر جمع رکھو کہ میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔ پس اب یہی ایک مذہب ہے۔ کہ ہم اُس آدم ثانی میں ہوکے۔ جو نفس نفیس اس دنیا اُسکے سردار (شیطان) اور گناہ۔ اور موت پر فتحمند ہوا۔ غلبہ پائیں۔ اور وہ ہمیں "زندگی کے درخت سے جو خدا کے فردوس کے بیچوں بیچ ہے پھل کھانیکو دیگا"۔ اور تب ہم یہہ کہہ سکنے کے قابل ہونگے کہ "ہم ان سب چیزوں میں اُسکے وسیلے جس نے ہم سے محبت کی ہر غالب پر غالب ہیں"۔ کیا ہی قیمتی اور مسرت بخش یہہ وعدہ ہے۔ جو اُسنے اپنے ایمانداروں کے ساتھ یہہ کہکے کیا۔ کہ "جو غالب ہوتا ہے میں اُسے اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دونگا۔ چنانچہ میں بھی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اسکے تخت پر بیٹھا ہوں"۔ مکاشفات ۳-۲۱۔

انسانیت کو فخر ہو ذات مسیح سے
عزت تھی خاک کی کہ اسکی فرا نہ تھی
مردہ کو زندہ کر دیا روحی لک الفدا
دارِ فنا میں کوئی اُمید بقا نہ تھی۔

ہمارے ہمعصر وزیر ہند سیالکوٹ نے بعد مدت پھر اپنے کالموں کو متلذذ کرنیکے لئے ایک خیالی پلاؤ پکایا ہے۔ اور نورافشاں مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۳ء نمبر ۷ جلد ۲ سے کلکتہ کے ایک اخبار "انڈین پیپر" کے اقتباس کو ہماری آگاہی اور مسلمانوں کو خوشخبری دینے کے لئے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ "جو ادھیڑ بُن اور کوشش مذہب عیسوی کے پھیلانے میں کی جاتی ہے محض نقش بر آب ہے۔ کیونکہ دین عیسوی کے تنزل کا فتوی ہو چکا ہے۔ واضح ہو کہ کلکتہ کے ایک اخبار "انڈین پیپر" میں عبارت ذیل درج ہے۔ یعنی "خواہ یہہ پادری اعلی حکام کی مدد سے کچھ ہی کریں دین عیسوی کا تنزل ہو رہا ہے۔ تو عیسائیوں کا شمار از بس کم ہوتا جاتا ہے۔ اور سچ تو یہہ ہے کہ کبھی کبھی رذیل خاندان کی کوئی بیوہ اس گروہ میں شامل ہو جاتی ہے۔ ان باتوں سے صاف آشکار ہے کہ دین عیسوی میں ضعف آتا جاتا ہے اور ایسوں کے عیسائی ہونے سے اُنہے تسلی دینی ضرور ہے"۔ صاحب مرتب اخبار وطن* فرماتے ہیں کہ "یہہ خبر ہندوستانی دوستوں کو سناتے ہیں کہ اب اُنکو دین عیسوی کے رہنے کے لئے کچھ جد و جہد کرنیکی ضرورت نہیں۔ اُنکی کوششیں بےفایدہ ہونگی۔ اسلئے کہ دین عیسوی پر تنزل کا فتوی ہوگیا۔ خواہ پادری صاحبان کچھ کیوں نہ کریں اس ملک میں کچھ تاثیر نہ ہوگی۔ بس انہیں منادی کرنے اور لوگوں کو سُنانے دو اہل ہند کے لئے کچھ اندیشہ کا مقام نہیں ہے"۔ اقتباسات مذکورہ [illegible] نقل کرکے ہمعصر وزیر ہند مسلمانوں کو مخاطب کرکے یوں مژدہ سناتا ہے۔ "سبحان اللہ غیرتمندان اسلام اور امیدواران شفاعت حضرت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام (یہہ وہ نقل ہے کہ بنیاں دوکان پر تو بیٹھنے ہی نہیں دیتا۔ وہی سے کہتے ہیں 'پورا تو لیو') کو یہہ خبر فرحت اثر شکر وجد کرنیکا مقام ہے۔ کہ پادری صاحبان و در نزدیک کو باوجود صرف لاکھوں روپیہ اہل اسلام سے لاچار ہوکر مذہب عیسوی کا تنزل دیکھکر صاف اقرار* تنزلی کا کرنا پڑا"۔ ہمعصر موصوف کی آگاہی کے لئے صرف اتنا لکھنا مناسب جانتے ہیں۔ کہ اخبار مذکورہ کے اقتباسات اور غیر اقوام کے مسیحی مذہب کی نسبت خیالات۔ جو نورافشاں میں سترہ اٹھارہ برس گذرے نقل کئے گئے تھے۔ مسیحی دین کی اس ملک میں موجودہ حالت پر نظر کرنے سے کیسے باد ہوائی معلوم ہوتے ہیں"۔ اور یہہ کچھ نئی بات نہیں۔ بلکہ مسیحی دین کی تنزلی پر خوش ہونیوالے۔ ہمیشہ ایسی باتیں بناکے اپنے اور اپنے ہم خیالوں کے دلوں کو تسلی دیتے رہے ہیں"۔ تواریخ میں بہت ایسے اشخاص کے نام پائے جاتے ہیں جو

---

* معلوم نہیں یہہ کونسا اخبار ہے۔

* ہمعصر کو یہہ بھی تمیز نہیں کہ دین عیسوی کی نسبت یہہ پادری صاحبان کا اقرار ہے یا غیر اقوام اور مخالفین مسیحیت کے خیال ہیں"۔

اس انیس بیس برس کے عرصہ میں اپنے ہمعصر لوگوں میں مسیحی دین کی تنزلی کی نسبت اپنا یہہ خیال ظاہر کرتے - اور کہتے ہوئے گذر گئے - کہ اب دین عیسوی کا خاتمہ ہو جائیگا - اب اسکا تنزل شروع ہو گیا ہے - آیندہ کو لوگوں میں یہہ دین ہرگز نہ پھیل سکیگا ؛ لیکن برعکس اُنکے خیالات کے یہی ظہور میں آتا رہا - کہ ہر صدی میں دین عیسوی کے پیرؤں کا شمار بڑھتا چلا گیا - اور یونہیں بڑھتا چلا جائیگا ؛ دور کیوں جاتے ہو ہندوستان ہی میں دیکھ لو - کہ اس اٹھارہ بیس برس کے عرصہ میں اُسنے کیا کچھ ترقی کی ہے - ولایتی مشنریوں - اور دیسی انجیلی خدمت گذاروں - اور شرکاے کلیسیا کا شمار ہر ایک مشن میں اُسوقت کی نسبت اب کتنا زیادہ ہے ؟ مشن سکولوں - کالجوں - یونیورسٹیوں کی تعداد بہ نسبت سنہ ۱۸۷۲ء کے اب کسقدر زیادہ ہو گئی ہے کتنے نئے مشن سٹیشن قایم ہو گئے - کتنے نئے گرجے مختلف ملکوں اور شہروں میں کھل گئے - کتنے نو مرید مسلمانوں - اور بت پرستوں میں سے دین مسیحی میں داخل ہوکے شریک کلیسیا ہو گئے - کتنے پبلشنگ ہوس اور چھاپے خانے جاری ہو گئے - جنسے کروڑوں جلدیں اور کتب مقدسہ کے حصص - دینی رسالے - پمفلٹ - اور ہینڈبل ہر ایک زبان میں شایع ہوکر باشندگان ملک میں فروخت و تقسیم کئے گئے ؛ یہہ خیالی باتیں نہیں مگر حقیقتیں ہیں - جنسے منصف اور واقف کار غیر اقوام کے لوگ بھی بیخبر نہیں ہیں ؛ مگر وزیر ہند جیسے خوش فہم ہمعصر کی سمجھ میں یہہ سب کچھ تنزلی دین عیسوی کے اسباب ہوں - تو چنداں فکر کی بات نہیں - کیونکہ دل بہلانیکے لئے مسیحیت کے مخالف ہر زمانہ میں ایسا ہی کہتے سُنتے رہے ہیں - لیکن بقول مسیحی شاعر شعر

"رُکی نہ تیز روانی مسیحی مذہب کی
مخالف اسکے بشر گرچہ بیشمار ہوئے"

ہندی محمدیوں اور بُت پرستوں کی جد و جہد بمقابلہ یہودیوں - یونانیوں اور بالآخر رومی خونخوار ایذا رسانیوں کے کیا حیثیت رکھتی ہے - اور جب وہ مسیحی دین کی روز افزوں ترقی کو روکنے میں کامیاب نہ ہوئیں - تو انکی جد و جہد اور کوششیں کچھ بھی وزن نہیں رکھتیں ؛

مسیح کا جی اٹھنا
اور
وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے

دلیل مذکورہ بالا کے قریبی علاقہ میں یروسلم کی کلیسیا اولین کی بنیاد پڑنے - اور اسکی عجیب کامیابی سے ایک اَور دلیل نکلتی ہے ؛ اس کا ایک طویل بیان اعمال الرسل کے ابتدائی بابوں میں پاتے ہیں ؛ مسیح کے رسول اُسکے جی اٹھنے کی منادی کرنے - اور کلیسیا کی ابتدا شروع کرنیکو سامریہ یا انطاکیہ - افسس - قورنتھ - یا روم کو نہیں گئے ؛ لیکن یروسلم ہی میں جہاں صرف سات ہفتے گذرے یہہ ماجرا واقع ہوا تھا - اور اسوقت گذشتہ کی یاد خوب تازہ - اور دل پر منقش ہوگی - اس کام کو شروع کیا ؛ اگر یہہ بالکل فریب تھا تو اسکو رفع کرنا اُسوقت آسان تھا ؛ کاہن لوگ لاش کو پیش کر سکتے تھے - اور سب معاملہ طے ہو جاتا ؛ یا وے رومی پہرے والوں کو سامنے بُلا کر بہ حلف اُنکے اظہارات لے سکتے تھے ؛ لیکن اسکے بجاے انہوں نے انکو رشوت دی - تا کہ جو کچھ حقیقت میں گذرا تھا اسکی نسبت چپ رہیں ؛ شاگردوں میں سے کوئی نہ کوئی ایذا رسانی اور موت کے ڈر سے مخبر بنتا - اور اس فریب کو فاش کر سکتا تھا ؛ لیکن کبھی ایسا واقع نہ ہوا ؛ برعکس اسکے ایک ہی دن میں تین ہزار آدمی کلیسیا میں شامل ہو گئے - اور اسکے تھوڑے ہی پیچھے علاوہ مستورات اور بچوں کے - ہم یروسلم میں پانچ ہزار مسیحی مردوں کا ذکر پڑھتے ہیں - اور صاف بتلایا گیا ہے کہ "کاہنوں کا ایک بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا" اور یہہ سب مسیح کے جی اٹھنے کی منادی کرنے سے - اُسی شہر میں جہاں یہہ ماجرا سات ہفتے پیشتر گذرا تھا - انجام کو پہنچا ؛ اگر یہہ ایک مطلق دھوکھا اور کہانی ہی تھی - تو کلیسیا کی قائمی اور تیز رو ترقی کی وجہہ - جیسا کہ اعمال الرسل اور پولوس کے خطوں میں مندرج ہے - بیان کرنا عقلاً غیر ممکن ہے ؛ یا یوں کہیں کہ کلیسیا کی اولین بنیاد - اور اُسکی تیز رو کامیابی اور استقامت مسیح کے جی اٹھنے کی ایک بہت قوی اور مضبوط دلیل ہے ؛ کلیسیا اسکے جی اٹھنے کی یادگاری - اور ایک ایسی یادگاری ہے - جو اسی تاریخ تک واپس پہنچتی ہے ؛

اس حقیقت پر متوجہ کرانا بھی بیجا نہ ہوگا - کہ خداوند کا دن بھی - کہ جو کلیسیا کا مخصوص عبادتی دن ہے - کچھ کم قوت کی دلیل نہیں ہے ؛ اس دن کو ماننے کا دستور برابر مسیح کے جی اٹھنے تک واپس پہنچتا ہے ؛ یوحنا کی مکاشفات ۱ باب ۱۰ آیت میں - جو منکر نکتہ چیں لوگوں کی ایک مقبول کتاب ہے - ہمیں اسکا بیان صاف "خداوند کے دن" کے نام سے ایک ایسے طریق پر جس سے اسکا بخوبی معلوم ہونا مدلل ہوتا - ملتا ہے ؛ پھر اسکا ذکر ہفتے کے پہلے دن کے نام سے - پہلے قرنتھیوں ۱۶ باب ۲ آیت میں پاتے ہیں اور یہہ ایک اور کتاب ہے - جو منکر نکتہ چینوں نے تسلیم کر لی ہے - اور سنہ ۵۷ء کے قریب لکھی گئی ہے ؛ اعمال میں ہم پاتے ہیں کہ شاگرد ہفتے کے پہلے دن اکٹھے ہوئے ؛ ۲۰-۷ ؛ یوحنا کی انجیل میں ہم شاگردوں کو مسیح کے جی اٹھنے کے بعد اوّلاً خداوند کے دن جمع ہوئے پاتے ہیں - یوحنا ۲۰-۲۶ ؛ اور کیوں یہہ عبادتی روز ہفتے کے ساتویں دن سے پہلے دن میں بدلا گیا تھا ؟ کوئی معقول وجہہ قابل لحاظ نہ بتلائی گئی - یا بتلائی جا سکتی ہے - بجز اسکے کہ وہ وہی دن تھا جسمیں

مسیح کا جی اٹھنا واقع ہوا۔ جبکہ ہم کسی یادگار دستور کا سُراغ۔ اُسکے یاد کئے ہوئے ماجرے کے وقت تک واپس پُہنچا سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس موجودہ مقدمہ میں ہے۔ تو یہہ ماجرے کے لئے نہایت قوی دلیل ٹھہرتی ہے*

اب ہم بعض اُن قیاسوں پر غور کرنے کے لئے بڑھتے ہیں۔ جو مسیح کے جی اُٹھنے کے بارہ میں جنکی تشریح اُنکے لئے تکلیف دہ تھی۔ مخالفوں نے کئے ہیں۔ ہمیں انمیں سے قدیم تر طریقہ کا طرف ذکر ہی کرنا ضرور ہے۔ اور یہہ وہ طریقہ تھا جو کاہنوں نے اختیار کیا۔ جیسا کہ متی کی انجیل میں مرقوم ہے۔ یعنی شاگرد رات کو۔ مسیح کی لاش چُرا کر لیگئے۔ وہی متن جس میں اسکا بیان لکھا ہے۔ اسکی تردید بھی کرتا ہے۔ کیونکہ اُس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کاہنوں نے جان بوجھکر یہہ تدبیر ایک صداقت کو۔ جو اُنکے حق میں مضر تھی۔ جھٹلانے کے لئے کی تھی۔ علاوہ ازیں۔ اگر شاگرد لاش کو چُرالے گئے۔ تو وے ضرور یہہ جانتے ہونگے۔ کہ مسیح مُردہ ہی رہا۔ اور سڑ گیا۔ لیکن اُنکی پچھلی وضع اور طریق پر غور کرنے سے یہہ خیال مطلق نامعتبر معلوم ہوتا ہے۔ اور فوراً برطرف کیا جا سکتا ہے* (باقی دارد)

مُراسلات

بعض مفید امروں کی

یادداشت

ابن الوقت نام ایک کتاب ہے جس کو جناب مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر و حال وظیفہ خوار سرکار عالی نظام حیدرآباد ایک تجربہ کار اور فاضل و منظیر انشا پرداز نے تصنیف کیا ہے*

۱- (شخصی عزتیں فروع ہیں قومی عزت کی۔ کوئی شخص دولت یا ہُنر یا کسی اور وجہہ سے کیسا ہی قابل عزت کیوں نہ ہو۔ جبتک وہ ایک ذلیل قوم کا آدمی ہے اسکو پوری پوری عزت کی توقع ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ کہ ذلیل قوموں کے لوگ دولت پیدا کرکے بڑے مالدار ہو جاتے ہیں۔ مگر ناصیہ امارت سے قومی ذلت کے داغ کو نہیں چھُڑا سکتے ہیں۔ اور سوسئیٹی اُنکی کبھی ایسی وقعت حاصل نہیں کرتی جسکی وہ امیری کیوجہہ سے مستحق ہیں)*

عیسائی بھائیوں کو اِنسے سبق لینا چاہئے۔ کہ قومی بہبود میں جسکا سرچشمہ قومی تعلیم اور تربیت دینی اور دنیاوی ہے۔ ہر شخص کو کس قدر کوشش کرنا ضرور ہے۔ نہ صرف برادرانہ محبت کیواسطے۔ بلکہ خود اپنے اعزاز اور سربلندی کے لئے بھی۔ کہ جبتک ہماری قوم سرفراز اور صاحب اعزاز نہیں ہے۔ تبتک ہم خود بھی کسیطرح صاحب عزت و حرمت نہیں ہو سکتے*

۲- (شروع شروع میں تو پادریوں نے اکثر ہندو کے چند نوجوان لڑکوں کو۔ اور بعض مسلمانوں کو بھی عیسائیت کیطرف راغب کر لیا تھا۔ اور کبھی کبھی سُننے میں آتا تھا۔ کہ فلاں ہندو یا مسلمان نے اصطباغ لیا۔ لیکن مذہب کا عجیب معاملہ ہے۔ دل کی تسلی کا نام مذہب ہے۔ پھر تو لوگ چونک ہوگئے۔ پادریوں کی بڑی چوٹ ہندو پر تھی۔ سو انہوں نے بھی کاٹ چھانٹ کر اپنے مذہب کو ایسا کر لیا ہے۔ کہ کوئی ہندو انگریزی لکھ پڑھکر بگڑنا چاہتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی سماج اسکو اپنے میں ملا لیتا ہے۔ غرض مدتوں سے غیر مذہب کے لوگ عیسائی ہوتے ہواتے نہیں۔ الاشاذ۔ اب پادریوں کی بڑی کامیابی اسپر آ ٹھہری ہے۔ کہ قحط کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔ کال پڑے۔ اور صاحب ضلع سے لاوارث بچوں کو پرورش کے لئے لیں۔ اُنکو اپنے طور پر لکھائیں۔ پڑھائیں۔ تربیت کریں۔ یہہ بچے بڑے ہوکر عیسائی ہوں الله الله خیر صلاح)*

اگرچہ یہہ انتخاب میں نے صاحبان مشنری اور دوسرے صاحبوں کے ملاحظہ کے لئے لکھا ہے جو مشنری کاموں میں دل لگاتے ہیں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو کہ مشنری کاموں کی اسوقت کی کارروائی اور اسکے نتیجوں اور پھلوں کی نسبت غیر قوموں کی اسوقت کیا رائے ہے۔ تو بھی جناب مولوی صاحب اور ناظرین ابن الوقت کی خدمت میں اسکی بابت مختصر عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ سن سمجھنا یا ڈھارس کو بھی لوگ غلطی سے دلی تسلی یا اطمینان سمجھ لیا کرتے ہیں۔ لیکن اُن دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ بہت سے لوگوں کا قول ہے۔ کہ پیر من خس است اعتقاد من بس است (میرا پیر ایک تنکا گھاس کا ہے پر اعتقاد میرا کافی ہے) یہہ سن سمجھنا اور ڈھارس ہے۔ بیوجہہ اور بے دلیل اور بے ثبوت کسی بات کو کسیطرح دل میں جما لینا۔ لیکن دلی تسلی۔ یا اطمینان بے اصل اور بے بنیاد نہیں حاصل ہو سکتا ہے۔ اُسکے لئے معقول وجہہ اور کامل دلیل اور پکا ثبوت درکار ہوتا ہے۔ اگر دل کی تسلی ہندوؤں یا مسلمانوں کے مذہب میں تھی۔ تو دونوں مذہب والوں نے اپنے اپنے مذہبوں میں کاٹ چھانٹ کیوں کی؟ اور روبھی کہانتک۔ کہ سیر میں چھٹانک بھی باقی نہیں رکھا ہے۔ اور جو باقی رکھا ہے۔ وہ بھی گویا وبال جان ہے۔ سچ ہے کہ ہندوؤں نے کتنی ہی سماجیں نکالی ہیں۔ اور مسلمانوں نے بھی اُنکی دیکھا دیکھی ایک فرقہ کھڑا کیا ہے۔ اور دونوں مذہب والوں نے کاٹ چھانٹ کر۔ بلکہ خدا کی برحق کتاب بیبل کو اچھی طرح برسوں تک پڑھ پڑھا کر اور

اسکی بہتیری عمدہ تعلیمات اور ہدایات اپنی اپنی سمجھ کے موافق چن چناکر- اور اپنے مذہبوں میں کسی بھی سیدھی الٹی تاویل اور تفسیر سے شامل کرکے- نام کو تو وہی ہندو اور مسلمانوں کے مذہب ہیں- لیکن درحقیقت وہ دوسرے تراشے خراشے- اور عیسائی مذہب سے مستعار لئے ہوئے بلکہ صاف اور سچ پوچھو تو اخذ کئے ہوئے مذہب ہیں- بھلا اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھکر اور اپنے بھیتر والے سے پوچھکر فرمایئے- کہ بت پرستی اور اسکے لوازم- اور سامان اور اسکی قبیح رسمیں- اوتاروں کا ناحق ہونا- شاستروں اور پرانوں اور اپ پرانوں کا انسانی اور غلطیوں سے بھرا کلام ہونا وغیرہ کسنے دکھایا؟ ہندو مذہب نے یا عیسائی مذہب نے؟ خداشناسی اور حق پرستی کی تعلیمات اور ہدایات- اور انکے طریقے- سماجوں کو کسنے سکھلائے- وید نے- پران نے- یا خدا کی برحق کتاب بیبل نے؟- غلامی جہاد کافروں پر تشدد- کثرت ازدواج- حرموں کی کثرت محمدی دوزخ اور بہشت- اور دوسرے سیکڑوں مسئلوں- اور دینی خیالات سے اس حال کے نئے فرقہ اسلام کو کسنے آزاد کیا- اور عمدہ عمدہ دینی معارف اور حقایق انہیں کسنے پیدا کئے قرآن شریف نے- حدیث شریف نے؟ یا کتاب مقدس نے؟ +

ہاں یہہ سچ ہو کہ آجکل کے اکثر تعلیم یافتہ کیا ہندو- اور کیا مسلمان- اپنے آبائی اصلی مذہبوں کو تو اس لایق نہیں دیکھتے- کہ دم بھر بھی انمیں رہیں- اور عیسائی ہونے میں دنیاوی بڑے بڑے جانی اور مالی نقصانوں- اور ایذاؤں کی بوچھاڑ پڑتی نظر آتی ہیں- اور ان نئے سماجوں اور فرقوں میں شامل ہو جانے میں ہر طرح کی سہولت نظر آتی دیکھکر انہیں سے کسی میں شامل ہو جاتے ہیں- لیکن وہ زمانہ بھی قریب ہو بلکہ بہت قریب آپہنچا ہو کہ دنیا کے لئے دھاؤ دھاؤ کرنے والوں کے سوا انمیں بہتیرے حق شناس بھی ہونگے- حرف وکالت- اور بیرسٹری- اور سول سروس پانے کے سوا- بلکہ یورپین اور انگلشمین بن نے کی ہوسوں کو چھوڑکر خدا کے سیدھے سچے فرمانبردار بندے ہونا اپنا اس دنیا میں آنا اصلی مقصد جانکر- وہ ضرور تحقیقات کرینگے اور پاینگے کہ ہمارے آبائی پورانے مذہب تو ایسے تھے اور ہیں کہ کوئی دانشمند اور دیندار انمیں ایک دم بھی رہنا پسند نہیں کرتا ہو- پھر یہہ روشنی کہاں سے آئی- اور نئے حقایق اور معارف جو برحق ہیں کہاں سے ملے؟ اور تب وہ اس بھید سے واقف ہو جاینگے- اور احسانمندی- اور شکرگذاری کے ساتھ دل سے قبول کرینگے- کہ یہ ساری نعمتیں اور برکتیں- دینی اور دنیاوی- ہمیں خدا کی برحق کتاب بیبل سے میسر ہوئی ہیں- اور اسطرح خدا کے فضل میں شامل ہو جاینگے +

اسکے سوا یہہ بات بھی ضرور ہم گوش گذار کرنا چاہتے ہیں- کہ یہہ بات بھی صحیح نہیں ہو- کہ مدتوں سے غیر مذہب والے عیسائی نہیں ہوتے :- اور یہہ بات تو بالکل غلط ہو

کہ پادری صاحبان قحط پڑنے کے لئے دُعائیں مانگا کرتے ہیں :- پادری صاحبان تو پادری ہیں- ایسی سخت بیدردی اور بیرحمی کی بددُعا کوئی نادان سے نادان سیحی بھی کبھی مانگ نہیں سکتا :- ایسا کون قسی القلب اور سنگدل انمیں ہو سکتا ہو- جو خدا کے سچے کلام کے مخالف ہو کر کسی ملک یا قوم کی تباہی- اور بربادی کے لئے خدائے کریم اور رحیم سے ایسی بھاری بددُعا کرے- اور اُمید رکھے- کہ وہ قبول کریگا جس نے فرمایا کہ جو تمپر لعنت کرتے ہیں- اور تمہیں دکھ دیتے اور ستاتے ہیں اُنکے حق میں بھی دعائے خیر کرو- اور اُنکا بھلا کرو! نہیں- نہیں مولوی صاحب! آپ ہرگز ہرگز ایسا خیال نہ فرمائیں- اگر آپنے خدا کی برحق کتاب پڑھی ہوگی یا پڑھینگے- اگر مسیحیوں کی نماز جماعت- اور خاندانی سُنی ہونگی یا سنینگے- تو آپ کو بھروسا ہوا ہوگا یا ہوگا- کہ آپکا فرمودہ کسیطرح صحیح نہیں ہو :- وہ لوگ تو صبح اور شام غیر قوموں کی دنیاوی بہتری- اور سلامتی- اور خیر و عافیت کے لئے بھی مدام دعائیں مانگا کرتے ہیں :- کال پڑتا ہو تو رو رو کر اپنے گناہوں کا اقرار کرکے خداوند خدا کے اُس قہر و غضب کے فرو کرنے- اور سب قوموں کے لوگوں پر ترس کھانے کے لئے گڑگڑا کر منت اور سماجت کرتے ہیں- اور بہر مقدور قحط زدوں کی جان بچانے میں کوشش کرتے ہیں :- ضرور لاوارث بچوں کی پرورش بھی پادری صاحبان کرتے ہیں- مگر اگلے زمانہ کے مسلمانوں اور ہندوؤں کی مانند انہیں لونڈی اور غلام نہیں بناتے ہیں :- ضرور انہیں دینی اور دنیاوی تعلیم بھی دیتے ہیں- ضرور یہہ اُمید بھی رکھتے ہیں- بلکہ خدا سے ہمیشہ اُنکے لئے دُعا بھی مانگتے رہتے ہیں- کہ وہ خدا کے سچے بندے عیسائی ہوں- مگر جب وہ سیانے ہو جاتے ہیں- تو انہیں عیسائی ہونے پر مجبور اور مقہور نہیں کرتے :- اُمید ہو کہ یے باتیں مولوی صاحب کی نظر میں- بلکہ ہر ایک حق پسند کی دانست میں راست اور درست ہونگی- مگر بات ہی دوسری ہو- کہ ہمارے سر سید احمد صاحب بالقابہ نے کچھ مدت ہوئی کہ جب وہ اپنے یتیم خانہ کے لئے ہندو اور مسلمانوں سے چندہ مانگتے تھے- اسطرح سے کہ مسلمان خدا کے لئے اور ہندو رام کے لئے- اور یہہ کہ پادری لوگ مسلمان اور ہندوؤں کے لاوارث یا یتیم بچوں کو بیرحمی سے عیسائی کر ڈالتے ہیں + (باقی پھر کبھی)

راقم ایک عیسائی سید

گوندوال

تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں یہہ مقام واقع ہو- یہاں ایک باؤلی ہو- جسکی چوراسی سیڑہیاں ہیں- ہندو اور سکھ لوگ یہاں ہر سال جمع ہوا کرتے ہیں کہ اس باؤلی

میں غسل کریں۔ انکا اعتقاد ہی کہ جو شخص اس باؤلی میں غسل کریگا وہ آیندہ کی چوراسی جون بھوگنے سے بچ جائیگا ہر ایک آدمی کا فرض سمجھا جاتا ہو کہ وہ باؤلی میں ۴۸ دفعہ غسل کرے۔

اس سال بھی حسب معمول پچھلے ہفتہ یہاں سالانہ میلہ ہوا۔ بہت خلقت دور دور سے اس کثرت سے جمع ہوئی کہ انکا ٹھیک تخمینہ لگانا مشکل ہی۔ سنا گیا ہو کہ ایکی دفعہ ۲ لاکھ کے قریب ہجوم تھا۔

اس باؤلی کے غسل میں (جس کا نام ہر کی پوڑیاں ہی) اوّل تو تین شخص قربان ہوئے۔ یعنی ایک آدمی اور ایک عورت اس کنوئیں میں ڈوب مرے۔ اور ایک آدمی ان سیڑھیوں میں کچلا گیا۔ پھر ہیضہ صاحب خود تشریف لے آئے۔ جب انکی تشریف آوری کی اطلاع تحصیلدار صاحب اور افسر پولیس کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کی۔ یہانتک کہ پولیس کو زبردستی لوگوں کو نکالنا پڑا۔ بہت لوگوں نے جون بھوگنے کیواسطے وہیں چولہ بدل لیا۔ اور اکثر راستہ میں مر گئے۔ لوگ اپنے مردوں کو یکّوں میں لاد کے اپنے اپنے گھروں کو لیگئے۔ اس میلہ کی بدولت امرتسر ترنتارن جنڈیالہ اور دیہات میں ہیضہ پھیل گیا ہو۔ جسکے سبب بہت سی جانیں برباد ہوگئی ہیں۔ کئی گھر اُجڑ گئے۔

ایک سکھ آدمی کو ہم نے یہہ کہتے سُنا کہ لوگوں نے وہاں مبارک ستھان میں خرابی کی تھی اسواسطے گورو مہاراج نے ناراض ہوکے یہہ سزا دی ہی۔ پر ایسے جاہل لوگوں کو معلوم نہیں کہ گورو مہاراج کے پاس جانے ہی کی یہہ سزا ہی۔ چاہئیے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ ایسے وقت میں جب کبھی کوئی میلہ ہوا کرے جس سے بیماری کے پھیل جانیکا اندیشہ ہو۔ تو بند کر دیا کرے۔ گورنمنٹ کا دخل دینا زیادہ مفید اور اس سے رعیت کی بھی بہتری ہوتی ہی۔ وارث الدین

کارسپانڈنس

منظومہ مولود مقدس پر ایک سرسری نظر

ناظرین نورافشاں کی نظر سے منظومہ مولود مقدس طبع زاد بابو کیدار ناتھ صاحب سنت طالب علم مدرسہ علم الٰہی سہارنپور۔ جو متواتر ۲۰ مئی ۱۹۱۸ء سے ۲۴ ستمبر ۱۹۱۸ء تک شایع ہوتا رہا گذرا ہوگا۔ بہتر ہوتا کہ کوئی مسیحی شاعر اسپر کوئی عمدہ سا ریویو لکھتا۔ اور اُسکے حسن و قبح پر لحاظ کرنے کے بعد۔ اُسکے رسالے کی صورت میں چھپوانے کا بندوبست کیا جاتا۔ یا کسی پبلشنگ کمیٹی کے ہاتھ میں دیا جاتا۔ جو بعد پسند کرنے کے اسکو رسالے کی صورت میں چھپوا دیتی۔ لیکن تا ہنوز کسی شاعر نے اسپر کچھہ نہ لکھا۔ کمترین تو شاعر نہیں لیکن چونکہ مبشر ہو۔ اور دینی کتابوں کے فروخت کرنے میں بھی انٹرسٹ لیتا ہو۔ اسلئے مناسب سمجھا کہ اسپر کچھہ لکھوں۔ مختصر اسکے ایک نظر منظومہ موصوف پر ڈالکر اُسکی خوبی دکھلانا چاہتا ہوں۔

وہو ہذا

منظومہ مقدس میں ۱۹۰ بند ہیں جنمیں نہایت خوبصورتی کے ساتھ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ولادت باسعادت۔ اسکے اکثر اعجازی کام اور تعلیمات۔ اسکی صلیبی موت شہادت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا۔ اور عروج آسمانی و آمد ثانی کا ایک نہایت دلچسپ نقشہ بنا کر دکھلا دیا ہو۔ اور زیادہ تر پسند کے لائق اسواسطے ہو کہ نہایت عمدگی اور صفائی اور سادگی کے ساتھ بیان کیا ہی جو عام فہم بھی ہی۔

اوّل بند سے ۴۹ تک بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ خداوند مسیح کی ولادت کا بیان کیا ہو۔ کوئی واقعہ نہیں چھوڑا سب سلسلہ وار بیان کر دیا۔ اور خداوند کا نجات دہندہ ہونا بھی ثابت کر دیا ہو۔ بند ۴۷ سے ۵۰ تک ایام طفولیت کا ذکر ہو۔ ۵۰ سے خداوند مسیح کا بپتسمہ پانا۔ شیطان سے آزمایا جانا۔ اُس کا وعظ اور پند میں مصروف ہونا۔ اُسکے اعجازی کاموں کا ذکر۔ لعزر کا مُردوں میں سے جلانا۔ جھولے کے مارے کو چنگا کرنا۔ کوڑھیوں کو شفا بخشنا۔ شیطانوں کو نکالنا۔ اور دیگر معجزات کا مختصر بیان کیا ہی۔ یہہ سب ۱۳۸ بند تک ختم ہوتا ہو۔ ۱۳۸ بند سے ۱۴۱ تک خداوند مسیح کا اپنے مرنے کی پہلے سے خبر دینی۔ اور جی اُٹھنے کا ذکر کیا ہی ۱۴۱ بند سے ۱۷۳ تک خداوند مسیح کا پکڑا جانا۔ اسکا مصلوب ہونا دکھلایا گیا ہو۔ ۱۷۴ بند سے ۱۷۹ بند تک اُس کا دفن کیا جانا تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھایا گیا ہو۔ ۱۸۰ بند سے ۱۹۰ بند تک اسکے جی اُٹھنے کے بعد لوگوں کا اُس سے ملاقات کرنا۔ ۴۰ دن کے عرصے میں بار بار شاگردوں سے ملاقی ہونا۔ اور آخر کار انکو تمام جہان میں بشارت دینے کے لئے مقرر کرنا۔ اور دعائے خیر کرنے کے بعد وداع ہونیکا ذکر کیا گیا ہو۔ اور فرشتوں کا مژدہ بیان کرکے جو خداوند مسیح کے حق میں تھا۔ کہ وہ دوبارہ اس زمین پر آویگا یہہ منظومہ ختم کیا گیا ہی۔

دیکھنے میں آیا ہو کہ نظم کو انسان کی طبیعت بہ نسبت نثر کے زیادہ پسند کرتی ہو۔ نظم کی کوئی کتاب کیسے ہی مضمون کی ہو خواہ دینی یا دنیوی لوگ خوشی سے پڑھتے ہیں دینی کتابیں بیچتے وقت بہت لوگ اکثر نظمی کتابوں کی بابت پوچھتے اور خریدنا چاہتے ہیں۔ پر اب تک سوا چند رسالوں کے کوئی نظمی کتاب نہیں تھی جو نظم کے پڑھنے والوں کو دیجاتی کہ جس سے وہ مسیحی مذہب کی باتوں سے بخوبی واقف ہو سکتے یہہ منظومہ گویا ایک منظومہ انجیل ہو۔ جو نظم کے شائقوں

کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ میری دانست میں بابو کیدارناتھ صاحب نے ایک بڑا عمدہ کام پورا کیا ہے۔ جو نہایت ضرور تھا۔ اگر بابو صاحب† موصوف اسکو ٹراکٹ سوسیٹی کے ہاتھوں میں دیدیویں تو وہ ضرور اسکو رسالے کی صورت میں چھپوادیگی۔ اور امید ہے کہ اس نظمی انجیل سے" بہت سا فائدہ نکلیگا" اور اسکی بڑی بکری ہوگی۔ اور اسطرح بہت لوگوں کے ہاتھوں میں خدا کا کلام پہنچ جاویگا ✣

راقم۔ بندہ جمیل سنگھ

جناب ایڈیٹر صاحب؛

مفصلہ ذیل چند سطریں نورافشاں میں مندرج فرماکر ممنون فرمائیں ✣

تسلیم۔ آپ کے نورافشاں میں (جس کا نمبر معلوم نہیں) میرے عیسائی ہونے اور میری چند تکالیف کا جو ہر ایک سچے مسیحی کو عیسائی ہونے پر پیش آتی ہیں ذکر تھا ؞ لیکن چند لغو اور غلط افواہیں غیر قوم کے لوگوں نے میری نسبت مشہور کی تھیں۔ کہ میں نے عیسائی مذہب کو چھوڑکر ویدوں کا مذہب اختیار کرلیا ہے ؞ پس اُن کی تردید میں مشتہر کیا چاہتا ہوں۔ کہ میں ویدوں کے مذہب کو بالکل نہیں مانتا ؞ میں مسیحی ہوں۔ اور اپنے نجات دہندہ خداوند مسیح پر بھروسا رکھتا ہوں ؞ مجھے اُمید ہے۔ اور میں ہمیشہ دعا مانگتا ہوں۔ کہ میں مرتے دم تک اُسی پر بھروسا رکھونگا۔ کیونکہ اُسنے کہا ہے کہ" جو میرے پاس آتا ہے میں اسکو نکال نہ دونگا" ✣

راقم
سنت سنگھ مسیحی ہاسپیٹل اسسٹنٹ
لاہور

---

† مصنف صاحب نے اسکو بطور خود چھپوایا اور ڈھائی آنہ معہ محصول قیمت بھیجنے پر اُنسے دستیاب ہوسکتا ہے ✣ ایڈیٹر

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم ✣

بندہ ٣۔ ستمبر کی صبح کو رتلام سے جانب اجمیر روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک چھوٹے سے سٹیشن پر ایک مسافر نے۔ بوکنگ کلارک سے کہا۔ کہ" بابو صاحب آپنے ٹکٹ میں سوا آنہ زیادہ لیا۔ اگر مہربانی کرکے واپس کردیں تو میں بڑا احسانمند ہونگا" ؞ اب بابو صاحب اسکی طرف لپکے۔ اور ایک چانٹا رسید کیا۔ اور بولے" دل تم بڑا جھوٹا ہے۔ ہم کسیکا زیادہ پیسہ نہیں لیتا۔ ہم تمکو جیل (حوالات) بھیجیگا" ؞ اتنا کہکر جھٹ پٹ ایک کالی وردی والے کو بلا۔ اس بیچارے کو اسکے سپرد کردیا۔ اور لطف یہہ کہ سٹیشن ماسٹر جو بابو صاحب کے اقاربوں میں معلوم ہوتے تھے۔ چپ سُنا کئے۔ بلکہ چانٹے کی آواز سنکر خوب کھل کھلاکر ہنسے ؞ خیر بڑی مشکلوں سے بیچارے نے ان کتوں سے پیچھا چھوڑایا ؞ اب ہم پوچھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں قانون کا برتاؤ کیا جاتا ہے؟ کیا ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ایسے نالایق اور نکمے لوگوں کے بارے میں پہلے اُنکے چال چلن کی پُرسش نہیں کرتے؟ اگر ہمکو موقعہ ملا تو ہم لوٹتے وقت ضرور اُس سٹیشن کا نام لکھکر ٹریفک سپرنٹنڈنٹ بہادر کیخدمت میں معہ کیفیت ارسال کرینگے۔ کہ ایسے لوگوں کا پورا پورا انتظام ہو تاکہ پبلک انکے ظلم سے بچے ✣

(ایک سچی خبر کی خبر اور لطیفہ کا لطیفہ)

جب ہم میپلیا کے سٹیشن پر پہنچے۔ تو ایک اور گل کھلا۔ کہ جس گاڑی میں بندہ سوار تھا۔ اسی میں چار گورے سپاہی بھی سوار تھے۔ جنمیں سے ایک سٹیشن پر اوترکر مونگ پھلی والے سے مونگ پھلی لینے لگا۔ آپ اُسے کہتے ہیں کہ "ہم تولکر نہیں لیگا" ؞ اپنے سر سے ٹوپی اوتاری۔ اور کہا کہ" اسکو بھر دو" جب اُسنے انکے کہنے کے موافق کیا تو آپ اُسے دو پیسے نکال کے دینے لگے۔ اور ٹوپی میں کم سے کم دو آنہ کی سماگئیں ؞ اب وہ بیچارہ کہتا ہے۔ کہ" صاحب یہہ تھوڑا ہے" آپ جواب دیتے ہیں" کالا مان" وہ سمجھا۔ کہ کہتے ہیں" کہا مان" اور کہنے لگا" کیا کہا مانوں" آپ تو چار آنہ کا سودا لیچلے۔ اور دو پیسے دیتے ہو۔ اور کہتے ہو۔ کہ" کہا مان" اب صاحب بہادر نے بالکل انگریزی چھانٹنا شروع کیا۔ اور کہا" بلیک مان" وہ پھر سمجھا کہ کہتے ہیں کہ" بھیک مانگ" اب تو وہ جھلایا اور بولا" بھیک تو مانگ اور تیرا باپ مانگے۔ ہم کیوں مانگنے لگے۔ ہم نے مال دیا۔ اُسکے دام مانگتے ہیں۔ ایک چار آنہ کا مال اینٹھا۔ اور کہتا ہے بھیک مانگ" ؞ یہہ گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ ریل چل پڑی۔ اور صاحب بہادر بدحواس ہوکر دوڑے تو آدھی سے زیادہ مونگ پھلیاں پلیٹ فارم پر گر پڑیں ؞ خیر۔ بڑی مشکل سے درجہ میں داخل ہوئے۔ اور آکر اپنے ساتھیوں سے ایک ایک پیسہ لیا۔ اور مونگ پھلی کی ایک ایک مٹھی دیدی ؞ آپ نے اچھی سوداگری کی ؞ اب مجھ سے آپ دریافت کرتے ہیں۔ کہ" وہ آدمی کیا کہتا تھا۔ ہم نے کچھ نہیں سمجھا" جب میں نے اسکی کیفیت بتائی تو بڑے ہنسے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہہ لوگ بڑے بدمعاش ہیں انکے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اور میری طرف وہ ٹوپی بڑھائی اور اصرار کرنے لگے۔ کہ تم کھاؤ۔ مگر اینجانب نے انکی لوٹ میں شامل ہونا مناسب نہ جانا۔ لہٰذا صاف انکار کیا ✣

نیمچ کے شہر کا انتظام بہت خراب ہے۔ ریاست کی حد میں کہیں روشنی کا بندوبست کچھ نہیں۔ اندھیری رات میں بہت دقت ہوتی ہے ✣

دھرم سبھا کے سکرٹری لالہ ریرام بہت سرگرم معلوم ہوتے ہیں۔ اُنھوں نے ایک بات بہت افسوس کی بیان کی وہ یہہ ہے۔ کہ میں نے اُنسے کہا کہ نورافشاں کے لئے خریدار خوش کرو۔ جس کا یہہ جواب دیا۔ کہ یہاں دھرم سبھا کے نام

ایک اخبار آتا ہو - اُسیکو لوگ نہیں پڑھتے - اور کوئی کیا لیگا *
راقم احمد شاہ - از نیچ

واقعات وآرائیں

ہمعصر اخبار عام ناقل ہو - کہ "سرحد کی نسبت جو خبریں بذریعہ تار برقی آئی ہیں پُرامن نہیں ہیں :: ایک خبر روسیوں کی فوجی تیاریوں کی نسبت ہو - دوسری امیر صاحب کابل کی خفیہ سازش کی نسبت : روسیوں کی فوجی تیاریاں یہہ ہیں کہ دریائے خشک کے ایک مقام پر جو پنجدہ سے پچاس میل جانب جنوب اور ہرات سے ۷۰ میل جانب شمال واقع ہو فوجی ذخیرے جمع کر رہے ہیں اور نیز مقام پولاتان میں جو مرو سے جنوب کیطرف واقع ہو - وہاں فوجی تعداد و اضافہ ہو رہی ہو :: امیر صاحب کی سازش کا سلسلہ اُن افغانی تاجروں کے ذریعہ چلایا گیا ہو جو مال لیکر روسی مقام بخنی گورود لگے ہیں - بیان کیا گیا ہو - کہ امیر صاحب نے اِن تاجروں کی معرفت ایک خط روسی گورنمنٹ کو لکھا ہو - اور اسمیں یہہ درخواست کی ہو کہ افغانی تجارت کو اپنی مدد سے فایدہ پہنچائیں :: اگر یہہ خبر سچ ہو اور محض بازاری افواہ نہیں ہو تو واقعی قابل غور ہو :: گورنمنٹ ہند نے ابتک جو کوشش افغانستان کی تجارت کی ترقی میں ناکامی سے صرف کی ہو اُس سے فایدہ نہ اٹھانا اور روس سے درخواست کرنا کہ وہ افغانستان کے ساتھ سلسلہ تجارت جاری کرے یہہ ایسی بات ہو جو امیر صاحب کی انگریزی دوستی کو غلط ثابت کرنے پر دلالت کرتی ہو اور یہہ جتاتی ہو کہ وہ لوگ سچے ہیں جو امیر کی دوستی کو مشتبہ خیال کرتے ہیں - اور اس امداد کو وہ بازگو کرنے سے بھی بدتر سمجھتے ہیں جو آجکل گورنمنٹ کیطرف سے امیر کابل کی کی گئی ہو :: بہرحال اس خبر کا درست ثابت ہونا شرط ہو - ممکن ہو کہ یہہ بھی ایک معمولی افواہ اہل غرض لوگوں کے چلتے خیال سے پیدا ہوئی ہو :: زیادہ حالات کا بیصبری سے انتظار کیا جاتا ہو :: ایک اخبار لکھتا ہو کہ روسی اب پھر ایشیا میں زیادہ علاقہ حاصل کیا چاہتے ہیں - انکا خیال ہو کہ افغانستان سے جو دریا آتے ہیں اُنسے انکی فوج کی تندرستی میں خلل آتا ہو - لہذا ہم ذرا آگے بڑھکر اپنا تھانہ قایم کرینگے کوارٹر ماسٹر کے محکمہ کے متعلق جو خبر رسانی کا محکمہ ہو اُس کے افسر کہتے ہیں کہ روس اگر کوئی نقل حرکت کریگا تو وہ بدخشاں کیطرف کریگا - اگر اُنسے روشان وغیرہ کیطرف ہاتھ چلایا تو افغانستان سے چھڑ جانیکا سخت احتمال ہو :: اس قسم کی خبروں سے تشویش ہوتی ہو کہ کہیں ہمیں عنقریب ہتھیار نہ اٹھانے پڑیں *

اخبار عام مخبر ہو کہ گلگت پر روسی جماعت نے جو شرارت انگریزی افسران کے ساتھ کی ہو انگریزی اخبار لکھتا ہو کہ اسکا گورنمنٹ روس سے سرکاری طور پر جواب طلب کیا جاویگا :: اُسکو بتانا ہوگا کہ اُس کا کیا حق تھا کہ وہ اپنی سرحد کوہ الائی سے بڑھاکر ہندوکش تک لے آیا - اور اس علاقہ میں جو اُسکی مقررہ سرحد سے باہر ہو اُسنے انگریزی افسروں کو نہ فقط روکا بلکہ لفٹنٹ ڈیوس صاحب کو گرفتار کرلیا :: اس کارروائی جابرانہ کے یہی معنی ہوسکتے ہیں کہ روس نے وہ علاقہ جو کسی کی ملکیت نہ تھا اور جسمیں پھرنے کا حق تمام قوموں کو یکساں حاصل تھا اپنی حکومت میں ملحق کرلیا ہو اگرچہ چینی گورنر نے بھی روسی افسروں کو ایسی حرکت سے روکا لیکن اُنہوں نے اسکی بھی کچھ پرواہ نہکی - جس سے یہہ معاملہ اور سنگین ہوگیا ہو :: اس سے معلوم ہوتا ہو کہ روس اب آکسس کی حدود کے سوال کو از سر نو پیدا کرنا چاہتا ہو اس سے ممکن ہو کہ امیر صاحب کابل کے اس علاقہ کی ملکیت کی نسبت بھی دعوی کیا جائے جو شغنان کے نام سے مشہور ہو اور جس پر امیر صاحب ۷ سال سے برابر حکومت کر رہے ہیں :: یہہ بھی ممکن ہو کہ یہہ معاملہ کسی وقت میں نہایت نازک ہو جاوے اگرچہ اسمیں شبہ ہو کہ روس نواح الائی میں بھاری فوج رکھتا ہو *

کوکب ہند ناقل ہو کہ "ڈاکٹر پنٹیکوسٹ صاحب اپنا بڑا تنبو حال میں کانپور میں کھڑا کرینگے - اور چند دنوں تک اسمیں وعظ اور نصیحت کرینگے :: ابھی تک صاحب ممدوح نے تنبو کو نہیں آزمایا - اسکے بنانے میں خرچ بہت ہوا - تین ہزار روپیہ سے کم نہ بیٹھیگے :: اُمید ہو کہ انگریزی جلسہ کے ساتھ ہندوستانیوں کے بھی جلسے ہوا کرینگے - صاحب متکلم انگریزی میں بولینگے - اور کوئی آدمی ترجمہ کیا کریگا" *

ہمعصر کانپور گزٹ رقمطراز ہو کہ "معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہو کہ جبلپور میں ایک صاحب بہادر نے مذہب اسلام قبول کیا :: سبب یہہ معلوم ہوا کہ آپ ایک محمدی عورت پر جو نہایت حسین تھی فریفتہ ہوگئے تھے - آخر اسکے پیچھے مذہب بھی کھو بیٹھے - کیوں نہ ہو :: ہمعصر کو معلوم ہونا چاہئے کہ اہل اسلام تو اس قسم کے نو مریدوں کے دین محمدی میں داخل ہونیکو فخر اور محمدیت کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں - آپ "کیوں نہ ہو" کہکے کیوں انکی خوشی میں مخل ہوتے ہیں *

ہمعصر تاج الاخبار لکھتا ہو کہ "ایک اخبار ایک سے زیادہ بیویاں کرنیکی ضرورت کو ثابت کرتا ہو - لیکن ہم اس معاملہ میں اپنے معزز ہمعصر سے اتفاق نہیں رکھتے - کیونکہ جب قانون نیچر پر نظر ڈالکر غور کرتے ہیں تو ہمکو معلوم ہوتا ہو - کہ خدا تعالی نے دنیا پر ہر ایک چیز کا جوڑا ہی پیدا کیا ہو چرندوں اور پرندوں میں بھی اگر دھیان کریں تو اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہو کہ ایک نر کے لئے ایک سے زیادہ مادہ کی قدرتی ضرورت نہیں :: اگر اُن سب خرابیوں اور نقصانوں کو جو ایک سے زیادہ بیویاں کرنیکی حالت میں انسان کو پیش آتے ہیں نظر انداز بھی کر دیں - تو بھی زمانہ کی موجود

حالت کے لحاظ سے یہہ بات نہایت بُری اور قابل نفرت ثابت ہوتی ہے :: گذشتہ مردم شماری میں یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہندوستان میں بلحاظ تعداد مردوں کے عورتوں کی تعداد کسیقدر کم ہے۔ پس اگر کثیر الازدواجی کو جایز اور درست ٹھہرایا جائے تو مردوں کی ایک تعداد کثیر مُجرّد رہجائیگی۔ جو اپنی خواہشات پوری کرنیکی غرض سے ہر ایک طرح کے جایز و ناجایز طریقوں کو استعمال کر کے ملک میں ایک طرح کا طوفان بے تمیزی برپا کر دیگی :: ہمارے معزز ہمعصر نے لکھتے وقت شاید ان باتوں پر غور نہیں کیا :: تاج الاخبار کی رائے بیشک عقل و نقل کے مطابق ہے۔ ہم بھی اسپر صاد کرتے ہیں +

ہمعصر تاج الاخبار ناقل ہے کہ " لاہور کے انار کلی بازار میں ایک انگریز اور اُسکی ایک میم اور ایک نوجوان لڑکا دیکھے گئے جو جوگیوں کے بھیس میں تھے۔ تمام لباس گیروا تھا۔ مگر پھٹا پُرانا :: لڑکا اور میم ننگے پاؤں تھے۔ اور صاحب شلوار کھڑاؤں پہنے ہوئے تھے :: اُنکے چہروں سے نور برستا تھا۔ اور دیکھنے والوں کے دلپر چوٹ لگتی تھی۔ کہ یہہ ایسے دولتمند اور یہہ انکی حالت :: سچ ہے انسان کا خیال ہی تو ہے :: خوش اخلاق ایسی کہ دو ایک بدمعاشوں نے یہہ سمجھکر کہ یہہ بہروپئے ہیں اُنسے چھیڑ چھاڑ کی۔ مگر میم صاحب نے نہایت نرمی سے کہا۔ دیکھو بھائی ہم کسی کو نہیں چھیڑتے۔ تم بھی ہمیں مت چھیڑو۔ اپنی راہ لگو :: معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کوئی جلیل القدر خاندانی شریف ہیں۔ کیونکہ جو لوگ انہیں سامنے آتا تھا ٹوپی اُتار کر انہیں سلام کرتا تھا" :: غالباً یہہ سالویشن آرمی (مکتی فوج) والوں میں سے ہونگے +

بھارت سدھار پشاور کے ایک عجیب مقدمہ کا حال لکھتا ہے کہ " ایک سادھو برہمانند نامی نے پشاور میں جا کر دھرم سبھا میں ایک لکچر دیا۔ سُنا گیا ہے کہ اس لکچر میں سادھو مذکور نے یہہ بیان کیا کہ سرشٹی آدم و حوا سے پیدا ہوئی ہے۔ اُنکو پیدا ہوئے صرف چھ ہزار برس گذرے ہیں :: منو اور موسیٰ ایک ہی شخص تھا وغیرہ وغیرہ۔ ادہر وہاں کے آریہ سماج کے سکرٹری نے ایک نوٹس اس بات پر دیا کہ سادھو مذکور نے جو خیالات دھرم سبھا میں ظاہر کئے ہیں۔ وہ ہندوؤں کے نہیں ہیں۔ بلکہ عیسائیوں کے ہیں۔ اس نوٹس کو لیکر سادھو مذکور نے عدالت میں سکرٹری صاحب پر اپنی توہین مذہب کی نالش دائر کی۔ مقدمہ چلنا شروع ہوا۔ ایک دو پیشیاں بھگتیں۔ اس اثنا میں سکرٹری صاحب دھرم سبھا کے دو ایک ممبروں کی ترغیب میں آگئے۔ اور جھٹ سادھو مذکور سے معافی مانگ لی۔ معافی مانگتے وقت سکرٹری صاحب نے سماج سے ذرا بھی مشورہ نہ کیا۔ انکی اس کارروائی پر سماج نے انکو سکرٹری کے عہدہ سے برطرف کر دیا۔ اگر مناسب خیال کیا جائیگا تو ممبری سے بھی محروم کئے جائینگے :: مقدمہ کا خرچہ وہاں کی سبھا کے پریسیڈنٹ رائے لوڑ میندا مل نے ادا کیا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ انہیں کو اس مقدمہ کے دور کرنے کی خواہش تھی" +

لکھنؤ میں دو مولوی جو بقول ہمعصر کوکب ہند ایک پیشہ کا جولاہا۔ اور دوسرا قصائی ہے۔ عیسائی واعظوں کو بڑا دق کرتے ہیں۔ اور حرکتیں کرتے ہیں جنسے فساد ہونیکا ڈر ہے :: ہندوؤں اور محمدیوں کے دوسرے فرقوں کو بھی بُرا بُرا کہتے ہیں۔ فساد مٹانیکے لئے عیسائیوں نے انپر نالش کی ہے۔ تاکہ وہ اپنی بیجا حرکتوں سے باز آئیں۔ دیکھیں سرکار اسکا کیا انتظام کرتی ہے +

پایونیر لکھتا ہے کہ اضلاع اجمیر میں جہاں بوجہ خشک سالی پانی اور چارہ کا بڑا قحط ہے اکثر دیہات میں لوٹ کھسوٹ ہو رہی ہے :: لوگوں کا گمان ہے کہ حکام انگریزی نے کہدیا تھا کہ بنیوں کے ذخیرہ ہائے غلہ کو لوٹ لینا چوری میں داخل نہیں ہے۔ اور یہ نتیجہ اسکے چند دیہات میں پُرجوش ہجوم نے لوٹ مچادی :: ہنگامہ کو پھیلنے سے روکنے کے واسطے فوج طلب کی گئی ہے +

مخزن مسیحی لکھتا ہے کہ "مقام کوئیشور میں برہمن کا ایک جوان لڑکا دین عیسوی کیطرف مایل تھا۔ اور لوگوں کے تشدد سے پناہ پانے اور بپتسمہ لینے کی غرض سے اُسنے پادری صاحب کے زیر نظر سکونت اختیار کی :: ضلع کے منصف صاحب نے لڑکے کو نابالغ قرار دیکر پادری صاحب کو فہمایش کی کہ تا وقتیکہ وہ بالغ نہوا سے دین عیسوی کی تعلیم نہ دیجائے :: ضلع کے جج صاحب کے اجلاس میں اپیل کی گئی۔ اور فیصلہ باطل ہوا" +

یہہ ایک بڑی فرحت بخش خبر ہے جو مخزن مسیحی سے معلوم ہوئی کہ فرانس کے مشہور اور بڑے کارخانوں میں اتوار کے دن کام کو ملتوی کرنا شروع ہو گیا ہے :: مقام سینٹ گوبین کے کارخانہ کے حصے داروں نے کارخانہ کے پریسیڈنٹ کو اطلاع دی کہ اتوار کے دن کارخانہ میں کام نہ کرایا جائے :: پریسیڈنٹ نے رائے دی کہ ایسا کرنے سے بہت نقصان ہوگا :: حصہ داروں نے کہا کہ انہیں نقصان گوارا ہے۔ پر اتوار کے دن کام کرنا منظور نہیں :: اور کارخانوں میں بھی اسیطرح کا انتظام ہوا ہے" +

وہی اخبار یہہ بھی لکھتا ہے کہ " پونا کے اردو اخباروں میں متفرق خبروں کے ضمن میں چند خاص خبریں پڑھنے کے قابل ہیں :: معلوم ہوتا ہے کہ چند باتیں سرِدست پونا کے باشندوں کے زیر نظر ہیں۔ جنکی طرف وہ متوجہ ہو رہے ہیں۔ وہ باتیں یہہ ہیں :: بیالیس آدمیوں کا مسیحیوں کے ساتھ چار پائی میں شریک ہونا۔ مسٹر گوپال جوشی کا دین عیسوی کو قبول کرنا۔ پنڈتہ رما بائی پر اتہام کہ وہ اپنے مدرسہ میں بیواؤں کو پوشیدہ طور سے دین عیسوی کی تعلیم دیتی ہیں۔ ہتک عزت کے لئے رما بائی کا اخبار دھیو پر دعویٰ" +

دہلی کا اخبار لکھتا ہے کہ " موضع مالجہ میں (متصل تال کٹورہ) جو دہلی سے تین میل کے فاصلہ پر ہے ہندو اور مسلمانوں میں ایک کنوئیں کی بابت سخت لڑائی ہوئی اس

زائی میں ما مراج نمبر وار مار اگیا - فوراً پولیس موقع پر پہنچی اور چند آدمیوں کو گرفتار کیا اور لاش مقتول کی واسطے معائنہ کے ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجی گئی - اور پولیس برابر تحقیقات میں سرگرم ہی +

اخبار عام ناقل ہی کہ" الموڑہ میں ایک دیسی کے عیسائی کئے جانے پر بڑے فساد کا احتمال تھا :: یہہ فساد اس نوجوان کے رشتہ داروں کا اُٹھایا ہوا تھا - جو اس بات سے سخت رنجیدہ ہو گئے کہ اس کو بپتسما دیا گیا :: یہہ شخص گرجے میں دعا مانگتا تھا رشتہ دار ٹوٹ پڑے :: اُسوقت گرجے میں بہت عیسائی لوگ جمع تھے بجبر کو باہر دیکھکر دروازے بند کر لئے - لیکن جب جوش بڑھگیا تو ایک پادری صاحب باہر نکلے اور اُنکو سمجھانے لگے - بجائے سمجھنے کے وہ لوگ اَور جوش میں آئے اور پادری صاحب کو ایسا مغلوب کیا کہ اُنکے کپڑے چیتھڑے ہو گئے - تب کرنل ہیڈ صاحب اور لفٹنٹ شا صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے موقع پر آکر تمام مفسدوں کو گرفتار کرنیکا حکم دیا :: فساد بیٹھ گیا :: یہہ لوگ حوالات میں ہیں کہ مقدمہ کی سزا بھگتیں +

ملکوں اور باشندوں کی مختصر خبریں

چین کی خراب حالت سے ہر آن تشویش بڑھتی ہی ہم نتیجہ برا دیکھتا ہی :: فوجوں میں سرکاری اسلحہ خانہ کے لوٹنے کی سازش ظاہر ہوئی - مفسد خود چینی تھے +

اٹلی بڑی کوشش سے روپیہ بہم پہنچاکر جنگی تیاریوں میں صرف کر رہا ہی :: ملکی اخراجات میں ایک کروڑ روپیہ اور تخفیف کیا کہ جنگی کاموں پر لگایا جائے +

قاف میں قوم سیکوپ کی بغاوت روسیوں نے بزور فرو کردی +

چین نے عیسائیوں کو وسیع قطعات اراضی بطور معاوضہ دینا منظور کیا ہی - وہاں کی اجنبی رعایا کی حفاظت کے لئے انگلستان - جرمنی و فرانس اور امریکا نے بالاتفاق ایکا کیا ہی +

بقول مخزن چین کی ۲۵۰ پروٹسٹنٹ کلیساؤں میں سے ۹۴ ایسی ہیں جو اپنے روحانی اور جسمانی فوائد کا انتظام آپ کرتی ہیں +

لنڈن کے اخبار خوش ہیں کہ گورنمنٹ نے اخبار بنگواسی کو معافی دیدی :: اس معافی سے گورنمنٹ کا منشا پورا ہوا - اسکا اصول تسلیم کیا گیا - آیندہ کو بغاوت انگیز مضمون لکھنے سے کان پکڑا +

اخبار ٹیمس نے ایک آرٹیکل میں بیان کیا ہی کہ گورنمنٹ ہندوستان کو مناسب ہی کہ پامیر میں روسی کارروائیوں کی نگراں ہے - برٹش افسروں کے پامیر پر روکے جانے سے روسیوں کی زبردستی ظاہر ہو رہی ہی +

پانیر خیال کرتا ہی کہ اسوقت میں لارڈ سالسبری نے گورنمنٹ روس سے اُنکے افسروں کی حرکت کا حال معلوم کرنے کے لئے یقیناً جواب طلب کیا ہوگا کہ کس لئے علیحدہ اور پامیر خورد میں کپتان ینگ ہسبنڈ کو روکا - اور لفٹنٹ ڈیویسن کو گرفتار کیا +

پانیر لکھتا ہی کہ روسی اپنی فوجوں کے لئے خشک دریا پر بمقام شیخ جونید ذخیرے فراہم کرنے اور بارکیں تعمیر کرنے میں مصروف ہیں یہہ مقام پنجدہ کے جانب جنوب قریب پچاس میل اور ہرات سے جانب شمال اسی میل ہی +

روس میں حکم ہوا ہی کہ یہودیوں کو مملکت پولیس سے نکال دیا جائے - اور جن یہودیوں نے روس میں کارخانے اور کلیں جاری کر رکھی ہیں بند کر دیں - اور ملک سے چلے جائیں +

بیان ہوا کہ رعایا ے مصر خواہشمند ہی کہ اُنپر سے انگریزی قبضہ اُٹھے - اب فرانس - ترکی و روم کیا کہینگے ؟ اہل مصر نے انتظام و حکومت انگلشیہ سے بے بدل ترقی و فارغ البالی دیکھنی شروع کی ہی +

چین کے تمام بڑے شہروں میں انقلاب حکومت کی خواہش زبردست ہو رہی ہی - یہی وجہہ ہی کہ جابجا سے بغاوت اور فساد کی خبریں آ رہی ہیں - یورپین طاقتوں کے جہاز بندرگاہوں پر حفاظت حقوق کے لئے جمع ہیں +

سویڈن میں تجویز ہی کہ مجرموں کو بجائے قید سزائے جرمانہ دیجائے - کیونکہ اس تجویز سے خزانہ میں زر کی زیادتی ہوگی - اور جیلخانجات کا خرچ کم ہو جائیگا :: جرمانہ حسب حیثیت مجرم کیا جائے اور قسطوار وصول کر لیا جائے +

اٹلی کا حال آج کل ترقی پر ہی - یہاں ۱۸۹۰ع کی پہلی اور دوسری ششماہیوں میں بیبل اور اُسکے حصوں کی ۲۱۰۰۰ جلدیں فروخت ہوئیں - اور اُسکے مدرسوں میں بیبل نے دخل پایا ہی +

جزیرہ فرائینڈلی میں پچاس برس پیشتر ایک بھی دیسی مسیحی نہ تھا - لیکن فی الحال بقول کوکب ہند وہاں شرکا کلیسیا کا شمار تیس ہزار سے زیادہ ہی - اور وہ مسیح کے لئے قریب ۰۰۰‏،۲۷ روپیہ چندہ دیتے ہیں +

وہی اخبار لکھتا ہی کہ جزیرہ ہسروٹس میں پچاس برس پیشتر ایک بھی دیسی مسیحی نہ تھا - لیکن آجکل وہاں ایک بھی بُت پرست نظر نہیں آتا :: دین عیسوی کے مخالف کہاں ہیں جو کہتے ہیں کہ اُسپر تنزلی کا فتویٰ ہو چکا ہی ؟ +

آسٹریلیا سے تین سو کوس کے فاصلہ پر جزیرہ لارڈ ہو میں کہتے ہیں ایک بڑا بڑگد کا درخت ہی جسکی شاخیں قریب دس بیگھہ تک پھیلی ہوئی ہیں +

کراچی میں بقول کوکب ہند مشہور ڈاکٹر سیلوا صاحب نے کسی درزی کے لڑکے کا دانت اُکھاڑا اُسوقت لڑکے کو بہت تکلیف ہوئی لہٰذا سرکار نے اُنپر ایک دن

کی قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کیا ✦

گرگام (بمبئی) کے گرجا گھر میں مسیحی عورتوں کا ایک جلسہ فراہم ہوا - حاضرین کا شمار قریب ڈیڑھ سو کے تھا ✦ چند عورتوں نے اپنی کارروائی کی کیفیت حاضرین جلسہ کو سنائی ✦

بقول بمبئی سماچار ؛ بمبئی کی عورتوں کو ناک میں نتھ پہننے کی ممانعت کی گئی ہے - جو عورت نتھ پہنے گی اسکی نتھ ضبط کی جائیگی - صرف لونگ پہنیں ؛ یہہ عجیب حکم ہے ✦

سکندرآباد (دکن) میں ایک بیرسٹر پر جو حال میں ہی پاس کرکے آیا تھا چھاؤنی مجسٹریٹ کے ہاں سے وارنٹ جاری ہوا - اُسنے محکمہ جنگلات کے فارسٹر کو فریب دیا تھا ضمانت پر رہا ہے ✦

آگرہ ڈفرن ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر مس ہنن صاحبہ کوئٹہ کو اسی خدمت پر تبدیل ہوئیں ۔ اور وہاں مس گرانٹ بوز صاحبہ کے بجائے جنکے انتقال کو قریب چھ ماہ کا عرصہ گذرا - کام کرینگی ✦

مخزن مسیحی لکھتا ہے کہ صرف الور (راجپوتانہ) کے مشنری مسٹر اور مسس اشکرافٹ صاحب اپنی چھوٹی بیٹی کے انتقال سے پُرملال نہیں ہیں - بلکہ بہت سے احباب اُنکے ساتھ ہمدرد ہیں ؛ ہندوستان کے درمیان یہہ قبریں ہمارے دلوں کو اس ملک اور ہمارے پُرمحبت خداوند کے لئے باہم زیادہ تر پیوستہ وابستہ کرتی ہیں ✦

گیا کے بدمعاش وہاں کے کوتوال کی قتل کے درپے ہو رہے ہیں - کہتے ہیں ہمیں زیادہ نہ ستاؤ ورنہ مار ڈالینگے - بدمعاشوں کا انتظام کرنے اور انکی حرکات کو روکنے میں حکام کے لئے خطرہ ہے - مگر انتظام ہونا ضروری ہے ✦

اجودھیا میں ۱۱ ستمبر کو بڑے زور شور سے بارش ہوئی - دریائے سرجو ایسی طغیانی پر ہو کر اسطرف جو ریلوے سٹیشن لکڑ منڈی تھا بالکل غرق ہو گیا - ریلوے لائن تمام غارت ہو گئی - دفتر دوسرے سٹیشن کٹرہ میں اٹھ گیا ✦

میسور کی مہارانی صاحبہ نے ایک زنانہ سکول کھولا ہے - اور ان لڑکیوں کے لئے جنہوں نے اعلیٰ درجہ کا پاس اسکول سے حاصل کیا ہو چھ روپیہ ماہوار کی علاحدہ بخشش مقرر کی ہے - مہارانی صاحبہ کی قدردانی قابل تحسین ہے ✦

صوبہ میسور کے لوگوں نے چارہ کے قحط سے تنگ آکر اپنی مویشیوں کے گلے میں یہہ لکھکر کاغذ باندھ دیئے اور انکو چھوڑ دیا کہ جسکا جی چاہے انہیں پکڑ لے کیونکہ جب اپنی ہی جان نہیں بچا سکتے - تو مویشیوں کو کہاں سے کھلائیں ✦

لاہور میں ایک یورپین لڑکا جس نے معہ دو دیسی لڑکوں کے انارکلی کے سرکاری باغ سے پھولوں کے گملے چرائے تھے پکڑا گیا - عدالت ضلع سے اسکو ۵ اور دیسیوں کو ۳ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ✦

روئداد جلسہ خاص منیوسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی - آئی - اِی پریزیڈنٹ - بابو رائے برودہ صاحب کہنہ لاہری وائس پریزیڈنٹ - مولوی محمد حسن صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب - مسٹر ایم وائلی صاحب - سید غلام محمد صاحب - لالہ راجمیداس صاحب - سید سردار علی صاحب - لالہ منشارام صاحب - بابو شب سرنداس صاحب - خواجہ احسن شاہ صاحب - ماسٹر مولراج صاحب - منشی وجیہہ الدین صاحب - ڈاکٹر جگوانداس صاحب - ممبران ✦

واقع ۹ - جولائی ۱۹۰۱ء

نمبر ۱ - درخواست امام الدین بمراد اسکے کہ تختہ واسطے رکھنے ترکاری پیش دکان خود کرایہ پہ اجازت دیجاوے معہ رپورٹ اور سپرنٹ اُٹھائے جانے تختہ چوڑا بازار سے معہ رپورٹ لالہ راجمیداس ممبر منیوسپل کہ کل دکانداراں کے واسطے ایک قاعدہ ہونا چاہیئے ؛

اتفاق رائے سے حسب ذیل تجویز ہوئی ✦

(۱) نالی پر کوئی تختہ وغیرہ رکھکر اسپر اسباب رکھکر فروخت کرنیکی اجازت نہ دیجائے ✦

(۲) جن لوگوں نے ایسی نالی کو روک رکھا ہے انکے نام ایسی حرکت سے باز رکھنے کے لئے اشتہار عام بذریعہ منادی ہونا ضرور ہے ✦

(۳) جبکہ اشتہار جاری ہو جائے تو اُسکی تعمیل چار دن کے اندر ہونی واجب ہے - اور یہہ کام زیر نگرانی اور سب کمیٹی صاحبان ذیل کے سپرد ہو وے (۱) لالہ راجمیداس صاحب (۲) لالہ منشارام صاحب تاجر پارچہ (۳) مولوی محمد حسن صاحب ✦

نمبر ۲ - درخواست نندا مل گھنیا مل و گنپت رائے وغیرہ دکانداران بازار بساطیان نے بدین مراد پیش کری کہ ہمارے پردہ ہائے پیش دکانات بدستور قایم کرے جاویں ✦

مع رپورٹ سب کمیٹی نسبت پردہ ہائے بازارات ✦

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جائے - سب کمیٹی مقرر کردہ رزولیوشن بالا اس کام کے لئے بھی مقرر ہو وے بذریعہ منادی اشتہار جاری کیا جائے کہ اگر کمیٹی کے نزدیک اس عمل میں کوئی سختی کسی قسم کی دکانداران مذکورہ بالا موقع کی نسبت سب کمیٹی کو معلوم ہو تو جنرل کمیٹی کو مع اپنی رائے کے اطلاع دے - اسمیں سب کمیٹی کو اختیار ہوگا اپنا پریزیڈنٹ منتخب کرے ✦

نمبر ۳ - درخواست ہائے ولی خبد صو و نتھا مل و کرپارام وغیرہ دکانداران غلہ منڈی بمراد اسکے کہ

زمین غلہ منڈی ہماری زرخرید ہو کمیٹی کی مداخلت ہونی نہیں چاہئے۔ اور نہ پولیس ایکٹ کا اثر اُس پر ہونا چاہئے مع رپورٹ سب کمیٹی غلہ منڈی بالائے میونسپل ایکٹ و پولیس ایکٹ سے بری نہیں ہو سکتے۔ البتہ غلہ کی ڈھیریاں لگانے کی اجازت ہو سکتی ہو بشرطیکہ راستہ کو صاف رکھیں اور پردہ ہائے پیش دُکانات غلہ منڈی سے بقدر ۴ فیٹ لگائے جائیں۔ جو دُکانات چوڑا بازار سے جنگی کیطرف دوطرفہ موجود ہیں وہاں طول پردہ کا ۲ فیٹ سے زیادہ ہونا نہیں چاہئے۔ اور پردہ ہائے کے لگانے میں اجازت کمیٹی سے ہوا کرے ✦ **باتفاق** رائے کمیٹی۔ تجویز سب کمیٹی منظور کی جائے ✦

نمبر ۴- درخواست شیخ چاندان وغیرہ جوتی فروشان کہ پہلے ہم چوک گرجاگھر کے پاس جوتی فروشی کرتے تھے ہمکو ملازمان پولیس نے اٹھا دیا۔ اجازت بیٹھنے کی مل جاوے مع رپورٹ سب کمیٹی کہ گولہ سڑک سے ۳ فیٹ پیچھے متصل سرائے پوج یعنی گوشہ شرقی سرائے مذکورہ تک بیٹھنے کی اجازت دیجائے ✦ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجائے۔ مگر بڑی سڑک پر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہو۔ جو گرجاگھر کے اردگرد زمین پڑی ہو اُس جگہہ سب کمیٹی تجویز کرکے اجازت دیدیوے ✦

نمبر ۵- روبکار سید دلاور علی شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر معہ حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واسطے انتظام نگرانی ولیسی دوائی ہائے و شربت وغیرہ کے معہ رپورٹ سب کمیٹی کہ نگرانی اس کام کی مرزا امام الدین کے ذمہ ہونی چاہئے اور ایک سب کمیٹی اس کام کی نگرانی کرے ✦ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجائے۔ اور صاحبان ذیل کی سب کمیٹی واسطے نگرانی کے مقرر ہو خواجہ احسن شاہ صاحب- لالہ منشارام صاحب ساہوکار- مولوی محمد حسن صاحب ✦

نمبر ۶- رپورٹ سب کمیٹی باغ بدیں مضمون کہ باغیچہ میونسپل بورڈ سکول بند کیا جاوے۔ زمین ٹھیکہ پر دیجاوے ✦ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجائے اور کوئی ٹھیکہ دار تجویز کرکے سب کمیٹی اطلاع دے ✦

نمبر ۷- کاغذات خرید تیل کیروسین معہ رپورٹ سب کمیٹی روشنی تعدادی ما ۵/۹ ✦ **تجویز** ہوئی کہ ما ۵/۹ دیئے جائیں ✦

نمبر ۸- رپورٹ سب کمیٹی تعلیم کہ ۶ ✦ واسطے خرید ۳۰ چارپائی ہائے واسطے بورڈنگ سکول ہوس منظور کیجائیں ✦ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجائے ✦

لودیانہ

ہفتہ زیراشاعت میں ایک اچھی بارش بتاریخ ۳- اکتوبر بوقت شب ہوئی۔ اور بارش وہوا کے ساتھ کسیقدر ژالہ باری بھی ہوئی جسکے باعث موسم کچھ سرد ہوگیا اور گرمی رفع ہوگئی۔ تپ لرزہ کی شکایت ضرور ہو کیونکہ یہہ مہینا بین الفصلین ہو۔ ہوا مرطوب ہونے کے باعث ذراسی بے اعتدالی سے بخار لاحق ہو جاتا ہو۔ الا خالیف ورپرخطر نہیں ہو ✦

گذشتہ اشاعت میں بصیغہ لوکل خبر ہمنے اپنے حافظ حقیقی کا خاص اس لئے شکریہ لکھا تھا کہ وبائے ہیضہ سے صدہا جانیں شہر میں ضایع ہوئیں۔ مگر خدا کے فضل سے عیسائی بستی کے سب خورد و کلان محفوظ رہے۔ لیکن اخبار عام کو خدا کی اس خاص برکت کے لئے ہمارا شکرگذار ہونا ناپسند ہوا۔ اور اُسنے سمجھا کہ گویا ہم نے عیسائی مذہب کی صداقت کا اس بات کو ایک ثبوت ٹھہرایا۔ شاید ہمارا ہمعصر چاہتا ہو کہ خدا اپنی خاص قدرت کسی موقعہ پر مسیحیوں کی حفاظت کی نسبت ظاہر کرے تو وہ علی العموم شکرگذاری کے لئے اپنی زبان نہ کھولیں کیونکہ اس کو ڈر ہو کہ کہیں ایسی خاص برکتیں دین عیسوی کو صادق اور مضبوط نکردیں۔ لیکن یاد رہے کہ دین مسیحی کی صداقت تو ایسی قوی دلایل سے ثابت وظاہر ہو چکی ہو کہ اور کسیطرح کی دلیل کی ضرورت نہیں ہو ✦

اشتہار

چرچ مشن ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیل خان کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہو۔ اُمیدوار اپنی درخواست صاحب منیجر کے نام روانہ کرے ✦

تصیح

"اسحاق و اسمٰعیل" مطبوعہ نورافشان یکم اکتوبر اس آرٹیکل میں بعض کتابت کی غلطیوں کی تصیح کرنا ضرور ہو:-

	غلط	صحیح
صفحہ ۳ کالم ۳ سطر ۲۷	گو	تو
" " ۴ " " ۱۹	بعد	بعد قربانی
" " " " " ۲۹	اُنکی	اپنی
" ۵ " ۱ " ۲	نے بھی	نے اُسنے بھی
" " " " " ۱۵	نہ ہو	نہیں ہوا
" " " " " ۱۷	ذبیح اللہ اسحاق تھا۔	ذبیح اللہ کے حقیں ہو وہ ذبیح اللہ اسحاق تھا۔

بنوبر اہیم باذنہ